قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

منگل 17 مارچ 2020ء | 21 رجب 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 66

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتاہے۔

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۲﴾ (الحج:42)

ترجمہ: جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

وبائی امراض سے بچاؤ کا روحانی علاج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مجھے الہام ہوا کہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے، خوش رہو۔

پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔ اس کا علاج خداتعالیٰ نے بتلایا کہ اس کےان ناموں کا ورد کیا جائے۔

یَا حَفِیْظُ ،یَا عَزِیْزُ، یَا رَفِیْقُ

رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔‘‘

(البدر جلد2 نمبر35 صفحہ 280 مورخہ 18 ستمبر 1903ء)

فرمان خلیفہ وقت

زکوٰۃ کی ادائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’زکوٰۃ کیا چیز ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی راہ میں مال کا حصہ نکالنا، تاکہ وہ مال پاک ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اظہار ہو اورپھر اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالے اور اسے بڑھاتا رہے۔ پس ایک مومن اپنے ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کے لئے، دینی ضروریات کے لئے، غلبۂ اسلام کے لئے جو مال خرچ کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے یہ سودا کررہا ہوتا ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید جذب کرنے والا بنے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے مال کو مزید بڑھائے تاکہ دنیا کی نعمتوں سے بھی فائدہ اٹھائے اور پھر مزید خرچ کرکے اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 449-450)

اس شمارہ میں

- رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کے اخلاق
- نغمۂ مہجور (نظم)
- ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز
- حضرت صوفی نبی بخشؓ آف لاہور
- حضورانور کے دستِ مبارک سے مسجد ’’دارالسلام‘‘ کا افتتاح

فرمانِ رسول ﷺ

زکوٰۃ کی اہمیت

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی ۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آنحضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہیں ۔ جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

اللہ کو قرض دینے کا مفہوم

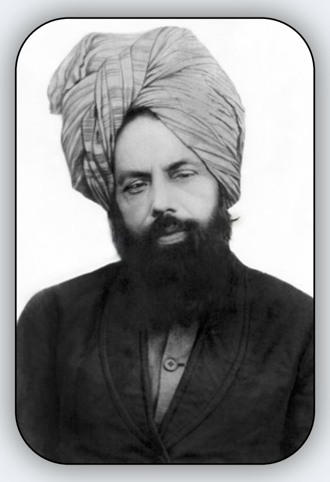

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’ایک نادان کہتا ہے کہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا (البقرہ:246) کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے ۔احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوک ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟یہاں قرض کا مفہوم تو اصل یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے۔اس کے ساتھ افلاس اپنے سے لگا لیتاہے۔یہاں قرض سے مرادہے کہ کون ہے جو خداتعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔اللہ تعالیٰ اس کی جزا اسے کئی گناہ کر کے دیتا ہے۔یہ خدا کی شان کے لائق ہے جو سلسلہ عبودیت کاربوبیت کے ساتھ ہے۔اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آجاتا ہے۔کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی کی نیکی،دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کا فر مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔پھر وہ کسی کی نیکیوں کو کیوں ضائع کرے گا؟اس کی شان تو یہ ہے۔مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ(الزلزال:8)جو ذرہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے اور جو ذرہ بدی کرے گا۔اس کی پاداش بھی ملے گی۔یہ ہے قرض کا اصل مفہوم جو اس آیت سے پایا جاتا ہے،چونکہ اصل مفہوم قرض کا اس سے پایا جاتا ہے۔اس لئے یہی کہہ دیا مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا (البقرہ:246) اور اس کی تفسیر اس آیت میں موجود ہے مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ(الزلزال:8)۔‘‘

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 209)

رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کے اخلاق

مدنی دور میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو جملہ غزوات النبیؐ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگ بدر میں دشمن اسلام ابوجہل کو ان کے آخری انجام تک پہنچانے میں آپ کا بھی حصہ ہے اور وہ اس طرح کہ جنگ ختم ہوئی تو رسول کریمؐ نے فرمایا کوئی ہے جو ابو جہل کے بارہ میں صحیح خبر معلوم کرکے آئے۔عبداللہؓ بن مسعود تعمیل ارشاد کے لئے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ میدان بدر میں دشمن رسولؐ ابوجہل (جسے حضرت عفراءؓ کے بیٹوں نے تلواروں سے حملہ کرکے بری طرح زخمی کیا تھا) جان کنی کے عالم میں پڑا ہے۔ ابن مسعودؓنے اس سے فرمایا کہ کیا تم وہی گمراہ کرنے والے بوڑھے ابوجہل ہو۔اس بدبخت کو آخری لحات میں بھی اپنے فخرو غرور سے نجات نہ ملی تھی۔ کہنے لگا کیا مجھ سے بھی بڑا کوئی سردار تم نے مارا ہے؟گویایہ طعنہ دیا کہ مجھ سے بھی بڑا کوئی سردار ہوگا جسے اس کی قوم نے مار دیا ہو۔ عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں تب میں نے اس کا کام تمام کردیا۔ (بخاری کتاب المغازی غزوہ بدر)

غزوہ احد میں بھی حضرت عبداللہؓ بن مسعود شامل تھے۔ بلکہ احد کے بعد کفار قریش کا تعاقب کرنے والے ان زخمی صحابہ میں بھی شامل تھے جن کی تعریف کرکے قرآن شریف میں ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (ابن سعد جلد3ص153)

حضرت ابن مسعودؓکے مالی حالات خداتعالیٰ کے فضل سے اتنے اچھے ہوگئے تھے کہ آخری عمر میں آپ نے اپنا وظیفہ لینا بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس فارغ البالی کی حالت میں جبکہ نوے ہزار درہم آپ کا ترکہ تھا۔ اپنے کفن کے بارے میں یہی وصیت کی کہ وہ سادہ چادروں کا ہو اور قیمتی نہ ہو۔ نیز یہ خواہش کی کہ عثمانؓ بن مظعون جو ابتدائی زمانہ اسلام میں قربانی کرنے والے صحابی جو جوانی میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے ان کے پہلومیں انہیں دفن کیا جائے۔ (اسد الغابہ جلد3ص260)

حضرت ابن مسعودؓ کی وفات سے چند روز قبل ایک شخص نے مدینہ آکر انہیں اپنی خواب سنائی کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور عبداللہؓ بن مسعود نیچے بیٹھے ہیں رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے ابن مسعود! اتنی بھی کیا بے مروتی ہے بس اب میرے پاس آجاؤ۔ آپ نے اس شخص کو قسم دے کر پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ خواب دیکھی ہے ۔ پھر فرمایا کہ اب میرا جنازہ پڑھے بغیر مدینہ سے واپس نہ جانا اور اس کے چند روز بعد ہی ان کی وفات ہوگئی۔ (اسد الغابہ جلد3ص260)

یہ 32ھ کا واقعہ ہے جب کہ آپ کی عمرساٹھ برس سے کچھ اوپر تھی ۔ حضرت عثمانؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔
(ابن سعد جلد3ص 160،اکمال ذکر عبداللہ بن مسعود)

آپ نے اپنی آخری وصیت میں اپنے غلاموں کے ساتھ بھی احسان کی ہدایت کی کہ جو غلام پانچ سو درہم کی معمولی رقم ادا کردے اسے آزاد کر دیا جائے۔ اپنے دینی بھائی حضرت زبیرؓ بن العوام کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قائم فرمودہ مواخات کا حق بھی خوب ادا کیا۔ ان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے وصیت فرمائی کہ میرے جملہ مالی امور کی نگرانی اور سپرداری حضرت زبیر بن العوام اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کے ذمہ ہوگی اور خاندانی معاملات میں ان کے فیصلے قطعی اور نافذالعمل ہوں گے۔ کسی بیٹی کی شادی ان دونوں کے مشورے کے بغیر نہیں ہوگی البتہ ان کی بیوہ زینب پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔
(ابن سعد جلد3ص 159)

نغمۂ مہجور

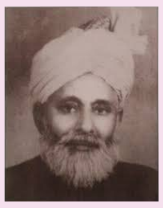

میرے والد محترم مولانا ابو العطاء جالندھری 1931ء سے 1936ء تک خدمت دین کی خاطر بلا دعربیہ میں مقیم رہے۔ اس دوران 20 نومبر 1931ء کو آپ نے نغمۂ مہجور کے عنوان سے ایک نظم لکھی جو اخبار الفضل قادیان کے 22 مارچ 1932ء کے پرچہ میں طبع ہوئی۔ آپ نے لکھا ہے کہ یہ آپ کی پہلی نظم تھی جو شائع ہوئی ہے۔ 89 سال بعد یہ نظم روزنامہ الفضل لندن آن لائن میں اشاعت کیلئے بھجوارہا ہوں۔ (عطاء المجیب راشد۔ لندن)

کشتِ دل میں تخمِ اُلفت بو رہا ہے خُوبرو
سن رہا ہوں اس کا نغمہ گو نہیں وہ رُوبرو

اُس کے ہاتھوں نقشِ فطرت جلوہ گاہ حسن ہے
گا رہی ہیں جس فضا میں بلبلانِ خوش گلو

حسن کو دیکھا کیا ، پھولوں کو میں سونگھا کیا
پر کہاں مطلوب میرا ، اور کہا یہ رنگ و بُو

جستجوئے ذاتِ وحدت سوئے صحرا لے چلی
ہم صفیرانِ چمن! تم کو مبارک ہاؤ ہُو

ہوں تلاش یار میں ، دیوانہ مت سمجھو مجھے
میں عبث پھرتا نہیں ہوں اس جہاں میں کُوبکُو

مدتوں تڑپا کیا ، اور بارہا سجدے کئے
زاریاں بھی کر چکا ، پوری ہوئی نہ آرزو

دشتِ غربت میں گیا تو خود وہ یوں گویا ہوئے
امتحاں منظور تھا ، بس ہو گئے تم سُرخُرو

تشنگی بجھ جائے گی ، جاتے رہیں گے ہَم و غم
کلفتیں مٹ جائیں گی سنتے ہی اس کی گفتگو

منزلِ محبوب کا رستہ ہے خاؔمد پُرخطر
بِن چلے اُس پر نہیں ملتی جہاں میں آبرو

تبرکات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز

(ایک امریکن سائنس دان کی لطیف شہادت)

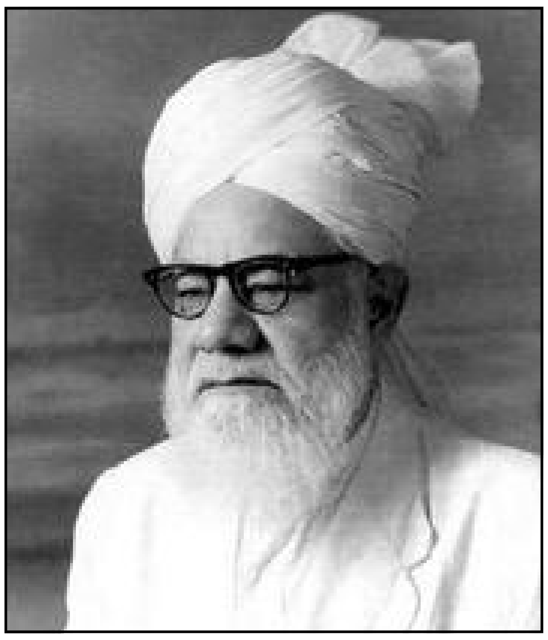

”میرے سامنے اس وقت ایک عرب بدوی کا قول ہے جس سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے ؟ اس نے بے ساختہ جواب دیا کہ :...یعنی جب کوئی شخص جنگل میں سے گزرتا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے کسی اونٹ کا گزر ہوا۔ اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کے نشان پاتا ہے تو وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے۔ تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند اور ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہوگا؟اللہ، کیا ہی سچا اور کیا ہی تصنّع سے خالی مگر دانائی سے پُر یہ کلام ہے جو اس ریگستان کے ناخواندہ فرزند کے منہ سے نکلا“

اب اس کے مقابل پر ناظرین پروفیسر ایڈون کانکلن پرنسٹن یونیورسٹی کا قول ملاحظہ کریں جو امریکہ کے مشہور رسالہ ”ریڈرزڈائجسٹ“ بابت ماہِ مئی 1956ء کے صفحہ 87 پر چھپا ہے اور اخبار ”ٹائمز سٹارس سینٹی“ سے نقل کیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب جو ایک بہت مشہور سائنس دان اور پیدائش خلق کے مضمون کے ماہر سمجھے جاتے ہیں فرماتے ہیں:

”یہ خیال کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہوا ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی“

ناظرین ملاحظہ کریں کہ کس طرح عرب کے قدیم ناخواندہ بدوی اور امریکہ کے جدید تعلیم یافتہ سائنس دان پروفیسر اس معاملہ میں بعینہٖ ایک رستہ پر گامزن ہوئے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ اس پر بھی نظر ڈالیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ :

یعنی اے مشرق و مغرب کے لوگو! تم سب ہمارے ہاتھ کی پیدائش ہو۔ پس اپنی فطرتوں پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کیا ان میں خدا کی ہستی کے نشان نظر نہیں آرہے ؟ (الذّاریات:22)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منکرین خدا کے متعلق خدا کو مخاطب کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ :

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

پس اس سے زیادہ اس مختصر نوٹ میں اور کیا کہا جائے۔

اگر درخانہ کس است حرف بس است

باری تعالیٰ کا مضمون اس قدر وسیع و فصیح ہے کہ اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ تاہم میں نے اپنی کم مائیگی کے باوجود اس موضوع پر قلم آزمائی کی ہے جسے آپ صرف تمہید کا درجہ دے سکتے ہیں۔

ہستیٔ باری تعالیٰ کا نظام کائنات

باری تعالیٰ کا نام اللہ ہے جس نے یہ کائنات چھ وقتوں میں تخلیق کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا اور عرش پر قرار پکڑا ۔

خدا۔ رب۔ رحمان۔ رحیم۔ کریم۔ علیم۔ غفار۔ ستار۔ حیی و قیوم ۔ مالک یوم الدین سبھی باری تعالیٰ کے نام ہیں۔ صفاتی اسماء پاک کی تعداد ننانوے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کا لکھنا پڑھنا اور ذکر کرنا موجب خیر و برکت ہے۔ باری تعالیٰ کی تخلیق اس قدر حیرت انگیز اور بے مثل ہے کہ اس کی لاجواب تخلیق سے اس کا جلوہ عیاں ہے۔ زمین کی تخلیق جس میں درخت، پہاڑ، دریا، سمندر اور زمین پر بسنے والے انسان، حیوان، چرند پرند، حشرات الارض سبھی اس خالق حقیقی کی وسعتوں کے عظیم ثبوت ہیں۔ پانیوں میں رہنے والے جاندار، زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے، حشرات الارض، جنگلوں ، صحراؤں میں بسنے والے جانور اور چرند پرند، پہاڑوں کے پتھروں میں رہنے والے جاندار، زمین کے اندر بسنے والے کیڑے مکوڑے، فضا میں محو پرواز جراثیم باریک باریک جرثومے یہ سب باری تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کی تعداد ناقابل شمار ہے۔ اس کائنات کے جانداروں کی اقسام بے شمار ہیں (ماسوائے انسان کے) کوئی دھاگے کی طرح لمبا ہے۔ کوئی گول، کوئی اتنا چھوٹا کہ خوردبین کے بغیر انسانی نظر نہیں دیکھ سکتی۔ ان سب اقسام کا جسمانی نظام زندگی، غذائی ضروریات ، ساخت ، افزائش نسل کا طریق زندگی کا دورانیہ اور غذائی ضروریات سب ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں۔ آپ اگر کسی درخت کے ایک پتے پر غور کریں تو اس پر بیسیوں چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے کیڑے نظر آئیں گے۔ آپ اندازہ کریں کہ ایک درخت کے لاکھوں پتوں، ٹہنیوں اور درخت کے تنے اور جڑ میں ان کیڑوں کی تعداد کتنی ہو گی اور پھر ذرا غور کریں کہ کل کائنات جو ان گنت درختوں ، سبزہ زاروں، پانیوں اور پہاڑوں پر مشتمل ہے ان میں کس قدر حشرات الارض اور چرند پرند کی تعداد ہو گی ۔ یقیناً یہ تعداد لامحدود ہے۔ ان کو پیدا کرنے والا اور ان کی افزائش نسل کرنے والا ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے والا صرف اور صرف ایک ہی ذات پاک ہے جس کا نام اللہ یا باری تعالیٰ ہے۔ انسان کی بے مثل تخلیق بھی باری تعالیٰ نے فرمائی۔

یہ چاند ، سورج اور ستارے سب باری تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں جو اس کے حکم سے جب سے دنیا وجود میں آئی ہے اپنا مقررہ سفر جاری رکھے ہوئے ہیں کیا مجال ہے کہ ان کے معمولات میں کبھی ذرہ بھر بھی فرق آیا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا پس نظر دوڑا کیا تُو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے۔ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا تیری نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہو گی۔ (سورۃ الملک:5،4)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: پس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا (باری تعالیٰ) جس کے قبضۂ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ الملک:2)

بلاشبہ باری تعالیٰ کی ذات پاک اس کے کلمات ، اس کی صفات، اس کے کمالات، اس کے عجائبات ، اس کے الہامات، اس کی عنایات، اس کی نوازشات، اس کے احسانات، اس کے انعامات، اس کے اعلانات اور اس کے احکامات لامحدود ہیں اور سب کُنْ فَیَکُوْن کے تابع ہیں۔

وہ جسے چاہے عزت دیتا ہے۔ جسے چاہے ذلت دیتا ہے وہ جس کا چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور اسے بے حساب دیتا ہے جس کا چاہے رزق تنگ کرتا ہے۔ وہ کسی کو بیٹے دیتا ہے اور کسی کو بیٹیاں اور کسی کو دونوں اور کسی کو لاولد رکھتا ہے۔ وہ جسے دینا چاہے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ وہ جس کی حفاظت کرے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور وہ جسے مارنا چاہے اسے کوئی بچا نہیں سکتا۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے اسے اس کے گناہوں کی سزا دے اور کوئی نہیں جو اس کے اذن کے بغیر اس سے سفارش کر سکے۔

ہستیٔ باری تعالیٰ کا پاک کلام

قرآن کریم فرقان حمید باری تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو حضرت اقدس محمد ﷺ پر 23برسوں میں پُرشوکت انداز میں تدریج کے ساتھ نازل ہوا۔

قرآن کریم حیی و قیوم کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک نوع انسانی کیلئے ہدایت اور رہنمائی کی دستاویز ہے اس کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں اوراس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہیں اور یہ شجر طیبہ ہر زمانے اور ہر دور میں تازہ بتازہ علوم و معارف کے اثمار نوع انسانی کو مہیا کرتا ہے۔ ہدایت اور رحمت کے یہ خزائن انسانی معاشرہ کی ضروریات۔ انسان کے فہم و ادراک اور تخلیق کائنات کے بارے میں اس کے علم کی وسعت اور گہرائی کے مطابق وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ (سورۃ الحجر: 22) ہر دور میں نازل ہوتے ہیں اور قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

قرآن کریم میں شروع سے لے کر آخر تک ہر لفظ، ہر آیت اور ہر سورۃ اللہ تبارک تعالیٰ کا جگمگاتا ہوا نور ہے اور یہ فصیح و بلیغ کلام جس کا کوئی ثانی نہیں فی الحقیقت باری تعالیٰ کے اعلیٰ اور ارفع مقام کا مظہر ہے اور اس کی عظمتوں کی اصل پہچان ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ قرآن کریم کے حسن و معارف کا مکمل طور پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ سورۃ ایک بار مکہ میں اور دوبارہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ سورۃ الفاتحہ ایک کامل اور جامع دعا کا درجہ رکھتی ہے جو پنجگانہ نماز کا لازمی جزو ہے اور سورۃ الاخلاص ، باری تعالیٰ کی وحدہ لا شریک ، بے احتیاج ، بن ماں باپ کے یعنی نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ جنا گیا ہے کا درس دیتی ہے۔

جبکہ آیت الکرسی میں باری تعالیٰ کے وحدہ لاشریک ، قادر مطلق ، حیی و قیوم ہونے اور ہر قسم کی کمزوریوں اور ضرورتوں سے پاک حاکیت کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک ایسی حاکیت جس میں اس کے اذن کے بغیر سفارش کی بھی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ یوں تو قرآن کریم کا ہر لفظ باری تعالیٰ کے نور سے روشن ہے اور منجملہ قرآن کریم نوراً علیٰ نور ہے لیکن سورۃ الفاتحہ، الاخلاص اور آیت الکرسی کا قرآن کریم میں اپنا ایک مقام ہے جیسا کہ ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے یا ایک حصہ خاص الخاص ہوتا ہے اسی طرح ان سورتوں کی اہمیت قرآن کریم کے دل کے مترادف ہے۔

قرآن کریم کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ اس نے باری تعالیٰ کے مقام کبریائی کو نہایت جامع اور خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے اورباری تعالیٰ کی عظمتوں کو حقیقی معنوں میں اجاگر کیا ہے جبکہ یہ اسلوب گزشتہ الہامی صحیفوں اور کتب میں نہیں ملتا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کریم شروع سے آخر تک باری تعالیٰ کی شان کبریائی کا مظہر و مرقع ہے اس لئے اس کی عظمتوں کو قرآن کریم کے حوالے سے بیان کرنے کے لئے سارا قرآن کریم درج کرنا اس مختصر سے مضمون میں میرے لئے ممکن نہیں لہٰذا نہایت معذرت کے ساتھ صرف چند آیات کریمہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

(1)ترجمہ: اپنے بزرگ و بالا رب کے نام کو ہر عیب سے پاک ہونا بیان کر۔ (الاعلیٰ:2)

(2)ترجمہ: سوائے اس کے جو اللہ چاہے یقیناً وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو مخفی ہے۔ (الاعلیٰ:8)

(3)ترجمہ: یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتاہے۔ (البقرۃ:21)

(4)ترجمہ: اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں ۔ وہ رزق کو جس کے لئے چاہے کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے یقیناً وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے ۔ (الشوریٰ:13)

(5)ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (النور:36)

(6)ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمان (اور) رحیم ۔ (البقرۃ:164)

(7)ترجمہ: اللہ انصاف پر رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں) کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبے والا۔ (آل عمران:19)

(9)ترجمہ: یقیناً یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً اللہ ہی کامل ہے جو غلبے والا (اور) حکمت والا ہے ۔ (آل عمران:36)

(9)ترجمہ: اللہ کی چار بنیادی صفات

(ا) رب العالمین(ب)الرحمٰن(ج)الرحیم(د)مالک یوم الدین (الفاتحۃ:2تا4)

(10) ترجمہ: (اللہ) وہی اول اور وہی آخر۔ وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھتا ہے۔ (الحدید:4)

(11) ترجمہ: مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحب جلال و اکرام ہے ۔ (الرحمٰن:28)

(12) ترجمہ: تو کہہ دے جو بھی آسمان اور زمین میں ہے ۔ غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ تو یہ شعور بھی نہیں رکھتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ (النمل:66)

(13) ترجمہ : وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے اورجو اس کے پیچھے ہے جب کہ وہ اس کا علم کے ذریعہ کوئی احاطہ نہیں کر سکتے۔ (طٰہٰ:111)

(14) ترجمہ: پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے ۔ (طٰہٰ:115)

(15) ترجمہ: پس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (الملک:2)

(16) ترجمہ : اللہ نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ ایسا ہوتا تو یقیناً ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ضرور ان میں سے بعض بعض دوسروں پر چڑھائی کرتے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ (المومنون:96)

(17) ترجمہ: جو غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ اس سے بہت بالا ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (المومنون:93)

(18) ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبے والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے(اور) پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔(الحشر:24)

(19) ترجمہ: وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا ۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبے والا (اور) صاحب حکمت ہے۔ (الحشر:25)

(20) ترجمہ: اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اورجو اس کے حضور رہتے ہیں وہ اس کی عبادت کرتے ہیں انتکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔ وہ رات دن تسبیح کرتے ہیں (اور) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ (الانبیا:21,20)

(21) ترجمہ: اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اسے نا تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اورجو زمین میں ہے کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جو اس کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔ (البقرۃ:256)

منکرین کو ہستی باری تعالیٰ کا چیلنج

ترجمہ: اور اگر تم اس بارہ میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی سورۃ تو لا کر دکھاؤ اور اپنے سرپرستوں کو بھی بلا لاؤ جو اللہ کے سوا (تم نے بنا رکھے) ہیں اگر تم سچے ہو۔ (البقرۃ:24،الجر:88)

بعض جگہ قرآن کریم کی صرف ایک سورت لانے کا چیلنج دیا گیا ہے اور بعض جگہ 10 سورتوں کا اور بعض جگہ پورے قرآن کریم کا ۔

ہستی باری تعالیٰ کا رسول خاتم النبیینﷺ سے تعلق

باری تعالیٰ نے سرور کائنات فخر موجودات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی مبعوث فرمایا اور روح الامین، روح القدس نے قرآن کریم کو آپ کے دل پر اتارا ہے۔

(البقرۃ:98۔ الشعرآء:192تا194)

یہ اعجاز آپ آنحضرت ﷺ کو باری تعالیٰ نے بخشا ہے کہ اس نے آپ پر قرآن کریم اتارا جو انسانیت پر عظیم احسان ہے اور انسانیت کے لئے رہتی دنیا تک بے مثل انعام ہے جس کی مثال جب سے دنیا قائم ہوئی ہے نہیں ملتی۔ قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے آپ سے قبل مبعوث کئے گئے انبیاء پر نازل کی گئی تعلیم میں سے بہترین تعلیم بھی قرآن میں جمع کر دی ۔ (الاعلیٰ:20 ۔ الشعرآء:196)

آپؐ سے پہلے جتنے بھی انبیاء علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں وہ کسی ایک قوم ایک امت یا مخصوص دورانیہ کے لئے تھے لیکن آپ کو باری تعالیٰ نے تمام دنیا کی کل اقوام اور مذاہب کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی شریعت آخری شریعت ہے اور قرآن کریم جو آپ پر پرشوکت انداز میں باری تعالیٰ نے تیئس برس میں تدریج کے ساتھ نازل فرمایا ہے وہ آخری کتاب ہے اور رہتی دنیا تک رشدو ہدایت کا منبع ہے۔ آپ پر قرآن کا نزول ایک بہت بڑی ذمہ داری باری تعالیٰ نے ڈالی جو آپ نے نہایت خوش دلی سے قبول کی اور خوش اسلوبی سے نبھائی ۔ کسی نبی یا رسول کو اس روحانی خزانے کے اٹھانے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ: یقیناًہم نے امانت کو آسمانوں ، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان کامل نے اسے اٹھا لیا یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ (الاحزاب:73)

اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی دیگر انبیاء پر فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ جو امانت قرآنی تعلیم کے طور پر نازل کی جانی تھی وہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ اس کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس امانت سے مراد قرآن کریم ہے۔ رسول اللہﷺ پر جتنے بھی مظالم ہوئے وہ قرآن کریم کے نزول کے بعد شروع ہوئے۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ: اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکر کریں۔ (الحشر:21)

آپ آنحضرت ﷺ سے باری تعالیٰ نے نہایت پیار اور شفقت کے ساتھ بہت سے مکالمے اور مخاطبے فرمائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔ترجمہ: کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں۔ خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔ (الکھف:110)

2۔ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا ۔ (العلق:2)

3۔ترجمہ: پڑھ اور تیرا رب سب سے معزز ہے۔ (العلق:4)

4۔ترجمہ: جس نے قلم کے ذریعہ سے سکھایا۔ (العلق:5)

5۔ترجمہ: انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (العلق:6)

6۔ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی تجھ پر قرآن کو ایک پر شوکت تدریج کے ساتھ اتارا۔ (الدھر:24)

7۔ترجمہ: اور ہم نے حق کے ساتھ اسے اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ یہ اترا ہے اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک مبشر اور نذیر کے طور پر۔ (بنی اسرائیل:106)

8۔ترجمہ:اور قرآن وہ ہے جسے ہم نے ٹکڑوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تو اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اورہم نے اسے بڑی قوت اور تدریج کے ساتھ اتارا ہے ۔ (بنی اسرائیل:107)

9۔ترجمہ:اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی (گویا) کمزوری کی حالت میں اس کا مددگاربنتا اور تو بڑے زور سے اس کی بڑائی بیان کر۔ (بنی اسرائیل:112)

10۔ترجمہ:کہہ دے کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے بہت کم ہے جو تم شکر کرتے ہو۔ (الملک:24)

11۔ترجمہ:تو کہدے کامل علم تو اللہ کے پاس ہے میں تو محض ڈرنے والا ہوں۔ (الملک:27)

12۔ترجمہ: تیرا رب ہی یقیناً بہت باکمال خالق (اور) صاحب علم ہے۔ (الحجر:87)

13۔ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی بن مانگے دینے والا۔ بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (الحشر:23)

14۔ترجمہ: اپنے رب کے حکم (پر عمل) کے لئے مضبوطی سے قائم رہ اور ان میں سے کسی گناہگار اور سخت ناشکرے کی پیروی نہ کر۔ (الدھر:25)

15۔ترجمہ : اور اپنے رب کے نام کا صبح بھی ذکر کر اور شام بھی (الدھر:26)

16۔ترجمہ: تو کہدے کہ اے انسانو۔ یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ اوراس کے اُمّی نبی پر۔ جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (الاعراف:159)

17۔ترجمہ : اور رات کے ایک حصہ میں اس کے حضور سجدہ ریز رہ اور ساری ساری رات اس کی تسبیح کرتا رہ۔(الدھر:27)

18۔ترجمہ: پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا ۔ (الحجر:99)

19۔ترجمہ : اور اپنے رب کی عبادت کرتا چلا جا یہاں تک کہ تجھے یقین آ جائے۔ (الحجر:100)

20۔ترجمہ: پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے قرآن (کے پڑھنے)میں جلدی نہ کیا کر کہ پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے رب! مجھے علم میں بڑھا دے ۔ (طٰہٰ:115)

21۔ترجمہ: اور وہ (آنحضرت ﷺ) خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا۔ (النجم:4)

22۔ترجمہ: جو اس رسول کے پیروی کرے تو اس نے اللہ کی پیروی کی۔ (النساء:81)

23۔ ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں ۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ (الفتح:11)

مندرجہ بالا آیات کریمہ کے علاوہ بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں جس میں باری تعالیٰ نے فرمایا ہے میرا محبوب وہی کہتا ہے جو میں کہتا ہوں۔ اس کی زبان میری زبان ہے۔ پس آپ آنحضرتﷺ باری تعالیٰ کے پَرتو انسان تھے۔ آپ چلتے پھرتے قرآن کریم کی تفسیر تھے۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا ، کھانا پینا، سونا جاگنا ، خلق خدا سے محبت کرنا ان کے دکھ سے غمگین ہو جانا اور خلق خدا کو پیغام اسلام پہنچانا صرف اور صرف باری تعالیٰ کی حصول رضا کی خاطر تھا جس میں ذاتی انا یا مفاد کا شائبہ تک نہیں ۔

دین اسلام کے بارے میں آپ نے جس طرح خلق خدا تک باری ہستی تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اس کی مثال جب سے دنیا قائم ہوئی ہے نہیں ملتی۔ جو ہدایات آپ کو باری تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن کریم کے ذریعہ سے ارشاد فرمائیں ۔ آپ نے اس پیغام حق کو پہنچانے کے لئے اس قدر جستجو اور تکالیف برداشت کیں کہ باری تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ اے میرے محبوب تیرا کام صرف میرا پیغام پہنچانا ہے تو غمگین نہ ہو کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ میں نے تجھے انسانوں پر داروغہ مقرر نہیں کیا تیرا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔

ترجمہ: جو اس رسول کی پیروی کرے تو اس نے اللہ کی پیروی کی اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔ (النساء:81)

ترجمہ: محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور خاتم النبیین ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ (الاحزاب:41)

ترجمہ: پس کیا تو شدت غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔(الکھف:7)

ترجمہ:اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو ۔ پس اگر تم منہ موڑ لو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر محض پیغام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ (التغابن:13)

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء:65)

دین اسلام کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سی آیات کریمہ ہیں جن میں باری تعالیٰ نے تمام متعلقہ امور کی نشاندہی کی ہے اور کھول کھو ل کر وضاحت فرمائی ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت اقدس آنحضرت ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور لوگوں کو تاکید کی کہ اسلام جو ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے وہ میں نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے تم دین اسلام میرے بھیجے ہوئے رسول سے سیکھو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور(اس کی) حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جس کا تمہیں پہلے کچھ علم نہ تھا ۔ (البقرہ:152)

ان آیات کریمہ کے بعد باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرے رسول کی کامل پیروی کرتے ہوئے دین اسلام پر عمل کرو گے اور مجھے صدق دل سے یاد کرو گے اور میرا شکر ادا کرو گے تو میں بھی تم کو یاد رکھوں گا یعنی اپنی رحمت تم پر نازل کروں گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: پس میرا ذکر کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نا کرو۔ (البقرۃ:153)

اس سے اگلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مانگنا ضروری ہے۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ: اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ (البقرہ:154)

قرآن کریم میں دین اسلام کے بارے میں ارشادات باری تعالیٰ بار بار دہرائے گئے ہیں جیسا کہ درج ذیل آیات کریمہ سورۃ البقرۃ میں 44۔45۔46۔111۔187۔197۔198۔239۔ 278۔286 میں مذکور ہیں۔ جبکہ نماز کے لئے وضو کا ارشاد باری تعالیٰ آیت کریمہ 17 سورۃ المائدہ میں مذکورہے ۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان یہ ہیں۔ (ا) کلمہ طیبہ (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ اور(ر) حج ۔ اسی طرح ارکان ایمان سات ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (ا) اللہ پر (ب) فرشتوں پر (ج)کتابوں پر (د) رسولوں پر (ر) عالم الغیب پر (س) آخرت کی زندگی اور (ش)جزا سزا کے دن پر ۔

قرآن کریم میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں وضاحت سے احکام مذکور ہیں جن پر کاربند ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد پاک ہے کہ تم تبھی تقویٰ کا مقام حاصل کرو گے جب رسول خدا ﷺ کی اطاعت اور رہنمائی میں قرآن کریم کے احکامات پر عمل باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے صبر اور استقامت سے کرو گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا :

ترجمہ:یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزار ہے۔ (الفاطر:25)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مذکو ر رکھ۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے والا اور قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (الروم:31)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو ہر گز اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو گا۔ (آل عمران:86)

آنحضرت ﷺ نے شب و روز اپنے محبوب باری تعالیٰ کی عبادت کی اور عبادت کے بعد دین اسلام کا پیغام حق انسانوں تک پہنچانے کے لئے بے پناہ تکالیف برداشت کیں۔ باری تعالیٰ نے آپ کی صفات حسنہ قرآن کریم میں بار بار بیان فرمائی ہیں اور آپ کو خاتم النبیین ، رحمت للعالمین اور خلق عظیم کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آپ باری تعالیٰ کے خاص فضل اور مشیّت ایزدی سے مقام محمود پر فائز ہوں گے جیسے کہ باری تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس روز تمام انبیا ، رسول اور ان کی امتیں آپ کی شفاعت سے بہرہ مند ہوں گی۔ انشاء اللہ! اپنے محبوب خاتم النبیّین سے محبت کی انتہا ہے کہ باری تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن کریم میں فرمایا ۔

ترجمہ:یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی درود اور خوب خوب سلام بھیجو ۔ (الاحزاب:57)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

ہستیٔ باری تعالیٰ کا مامور

جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں پیشگوئیاں موجود ہیں کہ 13ویں صدی کے آخر میں اور چودھویں صدی کے شروع میں خدا تعالیٰ مسیح و مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو آنحضرت ﷺ کے دین اسلام کی احیاء و تراویح کے فرائض انجام دے گا اور یہ وہ وقت ہو گا جب لوگ اسلام کی سنہری تعلیم کو چھوڑ کر بدعات ، بدرسوم، بداعتقادات اور فسق فجور میں مبتلا ہو چکے ہوں گے۔ جب کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد احیاء دین کے لئے آتا رہے گا۔ 14ویں صدی کے شروع میں مسیح و مہدی آئے گا جو اسلام کو دنیا میں قائم کرے گا چاہے ایمان ثریا پر ہی کیوں نہ ہو وہ وہاں سے بھی واپس لے آئے گا۔

سو مسیح و مہدی موعودؑ عاشق صادق آنحضرت ﷺ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے مصداق بن کر آئے اور آقائے دو جہاں خاتم النبیین۔ ختم المرسلین کی شریعت کاملہ پر لوگوں کو عمل پیرا کرنے کے لئے قلمی جہاد کیا۔

آپ نے اللہ تعالیٰ تبارک تعالیٰ کے خاص فضل اور رہنمائی سے قرآن کریم کی ایسی ایسی پر مغز اور پر معارف تفاسیر تحریر فرمائیں جس سے اللہ تبارک تعالیٰ اور آقائے دو جہاں رحمت اللعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ۔ احمد مجتبیٰ فخر موجودات ﷺ کا حقیقی مقام و منصب کو قرآن کریم اور اللہ تبارک تعالیٰ کے آخری باشریعت نبی کی روح کے عین مطابق اجاگر فرمایا۔

آپ جس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ لوگ اسلام کی تعلیم کو فراموش کر چکے تھے۔ بدرسوم، بد اعتقادات اور بدعات میں مبتلا ہو چکے تھے۔ توکل علی اللہ ختم ہو چکا تھا۔ تقاریر تحریر اور خطبات میں علی الاعلان کہا جاتا تھا کہ اب اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان سے کلام کرنا بند کر دیا ہے۔ اب اللہ نہ تو دعا سنتا ہے نہ ہی قبول کرتا ہے اور نا ہی جواب دیتا ہے۔ الغرض فسق و فجور کے اس دور میں انسان باری تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی تعلیم مبارکہ اور احکامات صالح سے علی الاعلان روگردانی کر چکا تھا۔

ایسے میں چودہویں صدی کے آغاز پر مامور من اللہ نے نہ صرف دنیائے اسلام کو بتایا اور واضح کیا کہ آج بھی دنیا میں حاکمیت صرف اور صرف اللہ تبارک تعالیٰ کی ہے وہی خالق وارض وسماں ہے اور دین و دنیا کا وحدہ لاشریک خدا ہے وہ آج بھی پہلے کی طرح بولتا ہے۔ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے جیسا کہ ہمیشہ ہمیش سے کرتا چلا آیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوا ل کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پا جائیں۔ (البقرۃ:187)

مامور من اللہ نے فرمایا:

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
میرے فلسفیو زور دعا تو دیکھو

آپ سرور کائنات حضرت اقدس ﷺ پر اپنی جان نچھاور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

ترجمہ: اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کی ایسی پر معارف تفاسیر تحریر فرمائی ہیں جنہیں پڑھ کر سعید فطرت انسان عش عش کر اٹھتا ہے ۔

اگر کتب حضرت مسیح موعودؑ کے پُر معارف اقتباسات کو یہاں ضبط تحریر میں لایا جائے تو ہزاروں اوراق درکار ہوں گے۔ اس

لئے یہاں تحریر کرنا ممکن نہیں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مسیح و مہدی موعودؑ نے باری تعالیٰ کا اعلیٰ اور ارفع مقام اور جو حقیقی مرتبہ اور مقام باری تعالیٰ کے سب سے مقرب انسان فخر موجودات ، خاتم النبیین، ختم المرسلین ، رحمت للعالمین ، مقام خلق عظیم پر فائز کا بیان فرمایا ہے۔ وہ درحقیقت رسول مقبول ﷺ کی اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے کہ مامور من اللہ مسیح و مہدی موعود آخری زمانہ میں ایمان کو بام ثریا سے واپس لے آئے گا۔ پس آپ کی بعثت کا جو مقصد و مدعا آخری نبی الزماں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی پیشگوئی میں1400برس قبل فرمایا تھا جس کی تائید و تصدیق قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ہوتی ہے بےشک آپ نے احیاء اسلام کا فریضہ اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول پاک ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق سرانجام فرمایا اور یوں آپ خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کے حضور سرخرو قرار پائے۔ الحمد اللہ ثم الحمد اللہ!

ہستی باری تعالیٰ کا تفویض کردہ جماعت احمدیہ کا نظام خلافت مسیح و مہدی کے ماننے والوں کی جماعت کا نام جماعت احمدیہ رکھا گیا ہے۔ اس جماعت میں خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ جاری و ساری ہے ۔ خلیفۂ وقت افراد جماعت کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ یہ نظام مسیح و مہدی موعود نے اللہ تبارک تعالیٰ سے اطلاع پا کر مشیت ایزدی کے تحت جاری فرمایا ۔

مامور من اللہ ایک مقررہ مدت کے لئے دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ وہ اللہ کے عطا کردہ منصب پر فائز ہو کر دین کی ذمہ داریوں کو بطور احسن ادا کرتے ہیں اور ہر وقت اللہ تبارک تعالیٰ سے رہنمائی اور مدد حاصل کرنے کے لئے سر بسجود رہتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا تفویض کردہ کام وہ مکمل کر لیتے ہیں تو اللہ کا حکم آتا ہے کہ تم چلے آؤ۔ تو یہ اللہ کے نیک بندے لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے پیارے آقا اور مولا کے حضور حاضر ہوجاتے ہیں۔

ان کے چلے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کا ظہور فرماتا ہے تاکہ مامور من اللہ کا احیاء دین کا قائم کیا ہوا مشن ہمیشہ جاری و ساری رہے جسے حضرت اقدس مسیح و مہدی موعود نے اللہ تبارک تعالیٰ سے خبر پا کر یوں بیان فرمایا ہے:

’’چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں ۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ301)

آگے چل کر آپؑ فرماتے ہیں :

’’سواے عزیز و ! جبکہ قدیم سے سنت الٰہی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ تامخالفوں کی وہ خوشیوں کو پامال کرکے دکھا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو کہ تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘

(الوصیت،روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ305)

اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ نظام خلافت ایسا بابرکت نظام ہے جو جماعت احمدیہ کی تعمیر و ترقی اور بقاء کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت صوفی نبی بخشؓ آف لاہور

راجا عبدالجبار

شبِ تاریک چمکے مہ و انجم سے بڑھ کر
وہ جلووں سے مسیحا کے منور تین سو تیرہ

خداتعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اصحاب طالوت 313عطا کئے۔آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے اصحاب بدر313 عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی اصحاب مہدی 313عطافرمائے۔

اصحاب مہدی313

آئینہ کمالات اسلام صفحہ14نمبر شمار 263 ’’میاں نبی بخش صاحب راولپنڈی انجام آتھم صفحہ42نمبر شمار 73 شیخ نبی بخش صاحب لاہور‘‘

تذکرۃ،مجموعہ الہامات و کشوف و رُؤیا از حضرت مرزا غلام قادیانی مہدی و مسیح علیہ السلام۔

الہام۔لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔نظیف مٹی کے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ328)

ان پاک ممبران کی فہرست میں آپؓ کا نام یوں درج ہے۔

2۔شیخ نبی بخش صاحب لاہور73 تاریخ احمدیت لاہورصفحہ 89 لاہور کے ان اصحاب کی فہرست جو313میں شامل ہوئے تھے۔نمبر شمار9۔شیخ نبی بخش صاحب نمبر73۔تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 401مجموعہ اشتہارات از مرزا غلام احمد قادیانی ۔ جلد سوم صفحہ 322۔نمبر شمار 37۔منشی نبی بخش صاحب کلرک ممباسہ ۔ افریقہ

منارۃ المسیح قادیان پر بھی یہی نام کندہ ہے۔

جسے دیکھو وہ اپنی ذات میں اک انجمن ٹھہرا
لکھا کے لائے تھے اعلیٰ مقدر تین سو تیرہ

منشی نبی بخش صاحب کلرک دفتر ایگزیمنر آفس ریلوے۔لاہور

رجسٹر بیعت اولیٰ

اذان صبح کے پیکر جمال شام کے عنوان
گلستانِ مسیحا کے گل تر تین سو تیرہ

حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ السلام نے آپؓ کا نام یوں درج کیا ہے نمبر شمار 175۔27دسمبر 1891ء نبی بخش ولد عبداللہ ساکن راولپنڈی حال ملازم ایگزیمنر صاحب بہادر ریلوے لاہور۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتابوں میں آپ کا نام نبی بخش صاحب۔میاں نبی بخش صاحب، منشی نبی بخش صاحب ۔بابو نبی بخش صاحب بھی درج ہے۔

تین سو تیرہ 313اصحاب صدق و صفا میں آپ کا نام یوں درج ہے ۔

73۔حضرت شیخ نبی بخش صاحب صفحہ 125

نصراللہ خاں صاحب۔آصم جمالی

تحدیثِ نعمت کے طور پر یہاں یہ بھی لکھتا جاؤں کہ خدا تعالیٰ نے بذریعہ فرشتہ آپؓ کو ایک الہام میں ’’سیّد نبی بخش‘‘ کے نام سے بھی نوازا ہے۔ بحوالہ ۔کاپی مجموعہ الہامات از صوفی نبی بخش صاحبؓ

ان مندرجہ بالا تمام ناموں سےحضرت نبی بخش صاحب یا حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری ہی مراد ہیں۔

رہے گا نام زندہ جب تلک قائم ہے یہ دنیا
محبت اور اخوت کے تھے پیکر تین سو تیرہ

حضرت اقدسؑ کی استجابتِ دعا کا معجزہ

بابو چندرابناش دفتر ایگزیمنر آفس ریلوے لاہور میں بڑے آفیسر تھے۔اور آپ نے ہی صوفی نبی بخش کو ملازمت کے لئے افریقہ بھجوایا تھا۔بابوابناش چندر نے قادیان میں صوفی صاحبؓ کو کارڈ اور نوکری کی پیشکش کی۔

بابو چندرابناش نے اپنے کارڈ میں لکھا۔اگر تم واقعی جوگی ہوگئے ہو اور ہمیشہ قادیان رہنا ہے تو خیر ورنہ اس کارڈ کو دیکھتے ہی لاہور چلے آؤ۔صوفی نبی بخشؓ لکھتے ہیں میں نے وہ کارڈ ظہر کی نماز کے بعد حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پیش کیا۔آپؑ نے فرمایا:۔ ’’اسی وقت چلے جاؤ‘‘ میں نے عرض کیا کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔آپ نے فرمایا ’’جب ہم جوان تھے۔تو تیز تیز چلا کر تے تھے۔‘‘

صوفی صاحبؓ لکھتے ہیں۔میں نے پھر خوف کے لہجہ میں عرض کیا کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے دوبارہ فرمایا۔

’’جب ہم جوان تھے تو بہت تیز چلا کرتے تھے‘‘

صوفی نبی بخشؓ لکھتے ہیں:۔

میں اسی وقت چل پڑا۔لیکن جب نہر سے پار ہوا۔تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا زمین پاؤں کے نیچے سے نکل رہی ہے ایسے وقت بٹالہ میں پہنچا جبکہ گاڑی سٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔بغیر گنتی کے میں نے پیسے ٹکٹ بابو کے آگے رکھ دیئے۔کلرک(ٹکٹ بابو)نے گنتی کئے بغیر پیسے رکھ لئے اور ٹکٹ دے دیا۔جب میں ٹکٹ لے کر پلیٹ فارم کی طرف چلا تو خود بخود گیٹ کیپر نے جھٹ پٹ دروازہ کھول دیا۔میرا سامان ایک معمر معزز رئیس نے جو ملتان کے بلوچوں میں سے تھا۔پکڑ لیا اور اندر جگہ دے دی۔جب میں گاڑی میں بیٹھ گیا۔تو گاڑی چل پڑی میں نے اس رئیس بلوچ سے پوچھا کہ گاڑی کیوں اتنی لیٹ آئی ہے۔اس رئیس بلوچ نے جواب دیا معلوم نہیں مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ نہ تو گارڈ کو پتہ ہے اور نہ ڈرائیور کو پتہ ہے۔اور نہ کسی بڑے آفسر کو پتہ ہے لیکن اس سے پچھلے سٹیشن پر گاڑی 45منٹ ٹھہری رہی۔صوفی صاحب لکھتے ہیں۔گاڑی چل پڑی اور جب میں لاہور سٹیشن پر پہنچاتو مجھے الہام ہوا۔اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ شام کو میں بابو ابناش چندر کی خدمت میں حاضر ہوا۔انہوں نے مجھے ایک چھٹی پنڈت گوپی ناتھ پانڈیہ کے نام لکھ دی اور میں کالکا شملہ ریلوے میں ملازم ہوگیا۔

یہ بھی حضرت اقدسؑ کی استجابت دعا کا زبردست معجزہ ہے۔

لندن کے معروف نواحی علاقے ساؤتھ آل (Southall) میں
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے مسجد ”دارالسلام“ کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن شہر کے معروف نواحی علاقے ساؤتھ آل میں نئی تعمیر شدہ احمدیہ مسجد دار السلام کا افتتاح فرمایا اور اس سلسلے میں استقبالیہ تقریب کو برکت بخشی۔

حضورِ پُر نور نے مسجد کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کروائی۔ بعد ازاں مسجد کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔

جس جگہ مسجد کی یادگاری تختی نصب کی گئی ہے اسی منزل (گراؤنڈ فلور) پر لجنہ ہال ہے۔ حضورِ انور نے اس سے مسجد کے معائنے کا آغاز فرمایا۔ دوسری منزل پر مسجد کا مرکزی ہال ہے تیسری منزل پر مربی ہاؤس، لائبریری اور دفاتر وغیرہ موجود ہیں۔ حضورِ انو رنے کچھ دیر اس منزل پر موجود فلیٹ میں قیام فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مرکزی ہال میں رونق افروز ہوئے اور نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں۔

مسجد میں ہونے والی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم رفیق حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے نے حاضرین کو ساؤتھ آل میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ سے آگاہ کیا نیز اس مسجد کی تعمیر کے لیے مثالی مالی قربانی کرنے والی جماعتوں اور افراد کے نام دعا کی غرض سے پیش کئے۔

خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر رونق افروز ہوئے اور تشہد و تعوّذ کے ساتھ اردو زبان میں اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا: ”الحمد للہ کہ ساؤتھ آل جماعت کو خداتعالیٰ نے اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں پر تقریباً ساٹھ سال سے احمدی آباد تھے، جماعت قائم تھی۔“

حضورِ انور نے فرمایا کہ: ”مسجد بنانے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کی ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ اس علاقے میں غیر مسلموں کی تعداد بہت زیادہ ہے ان کو اسلام کی تعلیم کا صحیح نمونہ دکھانا اور مسلمانوں کی بھی جن کی آبادی تقریباً پچیس فیصد ہے اس بات کا قائل کرنا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے اسے ہمیں پھیلانا چاہیے تبھی ہم اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلا سکتے ہیں، تبھی ہم تمام دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے لا سکتے ہیں۔ تبھی ہم دنیا میں توحید قائم کر سکتے ہیں۔“

حضورِ انور نے فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے مسجد کے جو مقاصد بیان کئے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا مقصد توحید کا قیام بھی ہے۔ پس توحید کے قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جہاں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں، ان کو سنوار کر ادا کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنےوالے ہوں تا کہ پتہ لگے کہ یہ وہ تعلیم ہے جو خدائے واحدنے آخری شریعت کے ذریعے سے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اتری اس دنیا میں قائم کرنی چاہی۔ اور توحید کے پھیلانے کے لیے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی حیثیت سے بھیجا ہے۔

حضورِ انور نے دعا دی کہ: ”اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ جہاں اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں، اس کو آباد کرنے والے ہوں، اپنی نمازوں کو یہاں آکر باقاعدگی سے ادا کرنے والے ہوں وہاں اس علاقے میں توحید کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے والے ہوں۔“

خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد حضور پُرنور مسجد کے خواتین والے حصے میں تشریف لے گئے جہاں پر خواتین اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کی آمد کی خوشی میں خیر مقدمی ترانے پیش کئے۔ اس موقع پر پیارے حضور نے چند بچیوں کو اپنے دستِ مبارک سے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بالمقابل واقع ہائی اسکول کی عمارت میں رونق افروز ہوئے جہاں پر غیر از جماعت مہمانوں کے لیے تقریبِ استقبالیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقریب استقبالیہ

مسجد کے افتتاح کے سلسلے میں تقریبِ استقبالیہ کا اہتمام ویلیئرز ہائی سکول (Villiers High School) کے ہال میں کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کا قیام حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں 1961ء میں ہوا۔ اس وقت یہاں صرف 10 سے 15 احمدی آباد تھے۔ 1975ء میں یہاں پہلے مبلغ سلسلہ کا تقرر ہوا۔ 1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنے دورۂ یورپ کے دوران یہاں تشریف لائے تھے تو حضورؒ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام اسی اسکول میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں ایلنگ کے ڈپٹی میئر نے حضورؒ کو خوش آمدید کہا تھا اور جماعت کے پُرامن پیغام کو سراہتے ہوئے اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی تھی۔ بعد میں حضورؒ نے اپنی تقریر میں ان کا شکریہ ادافرمایا اور انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمتِ انسانیت کے تمام کاموں میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

آج تقریباً 38 سال بعد اسی ہال میں مسجد دارالسلام کی تعمیرِ نَو کی خوشی میں منعقد ہونے والی استقبالیہ تقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت فرما رہے تھے۔

تقریبِ استقبالیہ کے باقاعدہ آغاز سے پہلے مہمانانِ کرام کی حضورِ انور کے ساتھ ملاقات تھی۔ حضورانوراس ملاقات کے بعد تقریب میں شرکت کی غرض سے سات بجے کے قریب شمالی دروازے سے مرکزی ہال میں رونق افروز ہوئے۔ تقریب میں علاقے کی حکومتی انتظامیہ جن میں ممبران پارلیمنٹ، ایلنگ کے میئر، پولیس افسران سمیت کئی معروف مذہبی، سیاسی اور کاروباری و دیگر معزز شخصیات شامل ہوئیں۔

مکرم سہیل قریشی (ریجنل امیرمڈل سیکس) نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف اور ساؤتھ آل میں اس کی مختصر تاریخ پیش کی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسجد دارالسلام میں مجموعی طور پر سات سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس مسجد کے دروازے ہر مذہب کو ماننے والے لوگوں کے لیے کھلے ہیں۔

بعد ازاں معزّز مہمانانِ کرام نے مختصر خطاب کیا جن میں سیما ملہوترا (ممبر آف پارلیمنٹ برائے فیلتھم اور ہیسٹن) اور وریندرا شرما (ممبر پارلیمنٹ برائے ایلنگ اور ساؤتھ آل) شامل ہیں۔ مہمانانِ کرام نے اپنی تقاریر میں پُر امن معاشرے کے لیے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

حضورانور کا خطاب

مہمانوں کی مختصر تقاریر کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں مسجد کے افتتاح کے موقعے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی کونسل اور یہاں کے رہائشیوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔

حضورِ پُر نور نے فرمایا کہ: ”اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد تمام دنیا کے لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور ایک پُرامن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد دارالسلام کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریبِ استقبالیہ سے خطاب فرما رہے ہیں

مسجد دارالسلام کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریبِ استقبالیہ کا ایک منظر

معاشرے کا قیام ہے۔'' اس سلسلے میں حضورِ انور نے بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے بابرکت اسوے سے بعض مثالیں بیان فرمائیں۔ حضورِ انور نے ایک آیتِ قرآنیہ سے انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اگرچہ مقصدِ تخلیقِ انسان خدا کی عبادت ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا انسانوں کے شکریے کا محتاج نہیں۔ اس لیے اس کی عبادت کا حق اسی وقت ادا ہو سکتا ہے جب انسان اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ رحمان ہے، رحیم ہے، مہربان اور معاف کرنے والا بھی ہے۔''

حضورِ انور نے جماعتِ احمدیہ کے بے لوث خدمتِ انسانیت پر مبنی کاموں کا تذکرہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد ممالک میں قائم احمدیہ ہسپتالوں، سکولوں اور صاف پانی کے کنووں کا ذکر فرمایا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ: ''سچا مسلمان ہمیشہ خدمتِ انسانیت کے کاموں میں لگا رہتا ہے اور خدا کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی کے خلاف اپنے دل میں نفرت نہیں رکھتا نیز یہ کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسجد محبت کا گہوارہ ہوتی ہے۔''

حضورِ انور نے ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'' کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''یہ اسلامی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کا آئینہ دار ہے۔''

حضور پُرنور نے اس موقعے پر یہاں کے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ: ''یہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی استعال نہ ہو بلکہ خدمتِ انسانیت کے کاموں کے لیے بھی اسے استعال کیا جائے۔''

حضورِ انور کا خطاب پونے آٹھ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضور پُر نور نے اجتماعی دعا کروائی۔ حاضرین اپنے اپنے طریق کے مطابق اس دعا میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس تقریب میں چھ ممبرانِ پارلیمنٹ، ایلنگ کے میئر، لیڈرایلنگ کونسل، لیڈر ہاؤنسلو کونسل، 9کونسلرز، صدر شری گرو سنگھ سبھا، چیئرمین ہندو کونسل یوکے، چیئرمین ہندو ٹیمپلز یوکے، مسیحی، زرتشتی اور یہودی مذاہب کے مذہبی رہنما و ممبران و دیگر سمیت آٹھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے بعد مہمانوں کے لیے مسجد کے وزٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

تقریب کے بعد حضورِ انور کچھ دیر ہال میں رونق افروز رہے اور مہمان حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے رہے۔ بعد ازاں حضور پُر نور ہال کے جنوبی دروازے سے باہر تشریف لے گئے جس کے کچھ دیر بعد قافلہ واپس اسلام آباد روانہ ہو گیا۔

مسجد دارالسلام کی تعمیرِ نو

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے مخالفت کے باوجود مقامی کونسل نے جنوری 2014ء میں جماعت احمدیہ کو اس عمارت کو گرا کر یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ پلاننگ وغیرہ کے بعد اس کو گرا کر اسے مسجد کی تعمیر کے لیے تیار کرنے کا عمل جولائی 2017ء میں شروع کر دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 8۔اکتوبر2017ء کو بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر مسجد دارالسلام کا سنگِ بنیاد رکھا جس کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا کام بڑی مستعدی کے ساتھ شروع کر دیا گیا۔

یہ مسجد تہہ خانے کے علاوہ تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل پر ایک ہال ہے۔ دوسری پر مسجد جبکہ تیسری منزل پر مربی ہاؤس، دفاتر اور لائبریری بنائی گئی ہے۔

سائوتھ آل میں جن مبلغین کرام کو خدمت کی توفیق ملی ان میں مکرم نسیم احمد باجوہ، مکرم ہادی علی چودھری، مکرم اخلاق احمد انجم، مکرم لئیق احمد طاہر اور مکرم رانا مشہود احمد شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لیے اس مسجد کا افتتاح مبارک فرمائے اور ممبرانِ جماعت کو توفیق دے کہ وہ اس مسجد کے قیام کے مقاصد پورے کرنے والے ہوں۔ آمین

''جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی''

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہر گز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔۔۔آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا ۔ اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔''

(ملفوظات جلد7صفحہ119تا120۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

17 مارچ 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:13	18:31
مدینہ منورہ	05:12	18:31
قادیان	05:14	18:38
ربوہ	05:14	18:38
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:19	18:11